(۱)خیبر پختونخوا) زمین ٹیکس آور زرعی آمدن آرڈنیشن ۲۰۰۰

(۲)خیبر پختونخوا) آرڈنینس نمبر ۴ سال ۲۰۰۰ (۲۷ جولائی ۲۰۰۰)

(۳)خیبر پختونخوا) آرڈنیس برائے نفاد ارضی زرعی وآمدن ٹیکس

ایک آرڈنیس

تا کہ (۴)خیبر پختونخواہ) میں زمینی ٹیکس اور زرعی آمدن ٹیکس نافذ کرے ہر ماہ یہ امر ترین مصلحت ہے کہ (۵)خیبر پختونخوا) میں زمین ٹیکس اور زرعی انکم ٹیکس نافذ کیا جائے۔

آور ہر گاہ کے (۶)خیبر پختونخوا) کے صوبائی اسمبلی اکتوبر 1999 کے چودھویں یوم کے اعلامیہ اور عبوری آئینی حکم نمبر 1 سال 1999 کے نتیجے میں معطل ہے

اور ہر گاہ کہ گورنر (۷)خیبر پختونخوا) مطمئن ہے کہ ایسے حالات موجود ہے جو فوری اقدام کو ضروری قرار دیتے ہیں۔

لہذا مندرجہ بالا اعلان اور عبوری آئینی حکم نمبر (سال 1999) عبوری آئینی حکم (ترمیمی) نمبر 9 سال 1999 کے آرٹیکل نمبر 4 کے وحاکم اعلی کے ہدایات کے مطابق اور تمام دوسرے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے جو اُن کو اس بارے میں اختیار بناتے ہیں۔ گورنر (۸)خیبر پختونخواہ) مندرجہ ذیل ارڈنیس اور لاگوں کرنے کیلئے خوشی ہے۔ وضع کرنے اور نافذ کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔

باب نمبر 1 ابتدائیہ

۱۔ **مختصر عنوان وآغاز**

۱۔ اس آرڈنیس کو (۹)خیبر پختونخوا) زمین ٹیکس اور زرعی انکم ٹیکس آرڈنیس 2000 کہا جا سکتا ہے۔

۲۔ یہ پورے صوبہ (۱۰)خیبر پختونخوا) سے متعلق ہے۔

۳۔ یہ فوری طور پر نافظ العمل ہوگا اور یکم جولائی 2000 سے لاگو سمجھا جائے گا۔

(۱) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV سال ۲۰۱۱ کی گئی۔
(۲) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV سال ۲۰۱۱ کی گئی۔
(۳) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV سال ۲۰۱۱ کی گئی۔
(۴) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV سال ۲۰۱۱ کی گئی۔
(۵) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV سال ۲۰۱۱ کی گئی۔
(۶) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV سال ۲۰۱۱ کی گئی۔
(۷) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV سال ۲۰۱۱ کی گئی۔
(۸) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV سال ۲۰۱۱ کی گئی۔
(۹) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV سال ۲۰۱۱ کی گئی۔
(۱۰) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV سال ۲۰۱۱ کی گئی۔

۲ **تعریفات:**

۱۔ اس آرڈینس میں بجز اسکے کہ مضمون یا سیاق عبارت اسکے نقیض ہو،

۲۔ زرعی آمدنی کا مطلب:

(الف) کوئی لگان یا آمدن جوکہ حاصل کیا جائے اس زمین سے جو واقع ہو(۱)خیبر پختونخواہ) میں اور جس کو زرعی مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا ہوں۔

(ب) کوئی بھی آمدن جو حاصل کیا جائے ایسی زمین سے بذریعہ:۔

(i) زراعت یا

(ii) ایک کاشتکار کی پیداوار یا ایک وصول کرنے والی یا زمین کرایہ یا کوئی عمل جوکہ عارضی کاشتکار نے طور پر لاگوں کیا گیا ہوں یا پیداوار میں کرایہ وصول کرنے والا اس پیداوار کو جو بڑھی ہوں یہ جو اس نے حاصل کیا ہو اور جو مارکیٹ لے جانے کیلئے موذون ہوں۔

(iii) کاشتکار یا پیداوار میں کرایہ کا حصول کنندہ کا فروخت اس پیداوار کا جو بڑھا ہو یا جو اس نے حاصل کیا ہوں جس کے بابت کوئی طریقہ کار وضح شدہ نہ ہو ماسوائے اس طریقہ کار کا جو مضمون بالا نمبر iiمیں وضح شدہ ہے۔

(ج) کوئی آمدن جو کسی عمارت سے حاصل شدہ ہو جو ایک حصول کنندہ کرایہ کے ملکیت اور رہائش میں ہوں یا کسی ایسی زمین کی آمدن یا جو کسی کاشتکار کا رہائش میں ہو یا پیداوار میں کرایہ کا حصول کنندہ کسی زمین کا جس کے متعلق یا اس کے پیداوار کے متعلق کوئی بھی طریقہ کار جو کہ مضمون iiاور iiiکے ذیلی شق (ب) کے تحت عمل کیا جائے۔

بشرطیکہ یہ عمارت اس زمین پہ واقع ہوں یا اس کے بالکل نزدیک ہوں اور یہ عمارت جو کرایہ یا آمدن کے حصول کنندہ یا کاشتکار یا آمدن میں کرایہ کے حصول کنندہ کے اس زمین سے تعلق کے سبب اسکو بطور رہائشی مکان یا ایک گودام یا دوسرے عمارت کے لئے درکار ہوں۔

(ب) سالانہ زرعی آمدن کا سے مراد:

(i) زرعی سال جوکہ(۲)ویسٹ پاکستان) لینڈر یونیوا یکٹ 1967 میں وضح کیا گیا ہے۔

(ii) وہ عرصہ جوکہ بورڈ آف ریونیوں کی شخص یا کسی فرقہ کے لوگوں کے لئے آفشل گزٹ میں مخصوص طور پر اعلان کریں

(ج) زرعی انکم ٹیکس سے مراد اراضی ٹیکس یا زرعی انکم ٹیکس جو اس آرڈینس کے تحت لاگوں/نافذ ہوا اور اس میں کوئی سزا، فیس یا کوئی دوسرا بار یا کوئی رقم جوکہ اس آرڈینس کے تحت واجب الا دا ہو شامل ہے۔

(۱)تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV سال ۲۰۱۱ کی گئی۔
(۲)تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا آرڈیننس نمبر X سال ۲۰۰۱ کی گئی۔

(د) تشخیص کنندہ (Receiver) سے مراد وہ شخص جس کے ذمہ اس آرڈیننس کے تحت کوئی ٹیکس یا دوسری رقم واجب الا دا ہو، اور اس میں شامل ہے:

(i) یہ وہ شخص جس کی زرعی آمدن کے متعلق اس آرڈیننس کے تحت کوئی بھی کاروائی عمل میں لائی جا چکی ہوں یا اس صورت میں کہ کسی شخص کا وہ زرعی آمدن جس کی نسبت اس کی تشخیص کرنا مقصود ہوں یا بقایا جات کی رقم جو اس کے ذمہ واجب الا دا ہو یا کوئی دوسرا ایسا ہی شخص۔

(ii) ہر وہ شخص جو کہ اس آرڈیننس کے تحت اپنی تمام زرعی آمدن کا گوشوارہ جمع کرنے کا پابند ہو، اور

(iii) ہر وہ شخص جو اس آرڈیننس کے کسی شق کے تحت ایک تشخیص کنندہ یا مقروض تشخیص کنندہ قرار دیا جائے

(ر) تشخیص میں شامل ہے دوبارہ تشخیص اور اضافی تشخیص وراس سے ملتی جلتی الفاظ کی تشریح اسی طرح کی جائے گی۔

(س) تشخیصی سال سے مراد آمدنی سال کے بعد بارہ ماہ کا عرصہ جو کہ جولائی کے پہلے دن سے شروع ہوگا۔ اور اس میں وہ عرصہ بھی شامل ہے جو کہ اس آرڈیننس کے تحت کسی زرعی آمدن یا سالانہ زرعی آمدن کا تشخیصی سال تصور کیا جائے۔

(ص) بورڈ آف ریونیو سے مراد جو کہ (۱) مغربی پاکستان) بورڈ آف ریونیو ایکٹ 1957 کے تحت قائم کیا گیا ہو۔

(ع) کلکٹر سے مراد وہ کلکٹر جو کہ (۱) مغربی پاکستان) قانون معالز میں 1967 کے تحت تعینات کیا گیا ہو اور اس میں تحصیل کا اسسٹنٹ کمشنر بھی شامل ہے۔

(غ) کوآپریٹو سوسائٹی:۔ سے مراد وہ کواپریٹو سوسائٹی جو کہ کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ 1925 کے تحت رجسٹرڈ کیا جائے یا پاکستان میں کسی دوسرے رائج الوقت قانون کے تحت جو اس وقت کوآپریٹو سوسائٹیز کے رجسٹریشن کے لئے موجود ہوں۔

(ط) کاشتکاری اراضی:۔ سے مراد وہ تمام راضی جو کہ بوئی گئی اور اصل میں میں تیار ہوا اور اسکی کھٹائی ایک ٹیکس سال کے دوران کی گئی ہو، ماوراء اس کے کہ کتنی فصلات اس پر کھڑی ہو اور اس میں اسی سال تیار باغات بھی شامل ہے۔

(ظ) حکومت:۔ سے مراد (۲) خیبر پختونخواہ) ہے۔

(ف) تیار باغ:۔ سے مراد وہ باغ جو سات سال یا اس سے زیادہ عرصہ کا ہوں آموں کی صورت میں اور جو دوسرے باغ کی صورت میں 5 سال کا باغ۔

(ق) مالک میں شامل ہے ایک راہن یا کرایہ دار جو سرکاری باغی زمین پر قابض ہو اور اس میں حکومتی اراضی کا کرایہ دار بھی شامل ہیں۔

(۱) تبدیل بذریعہ خیبر پختونخوا آرڈیننس نمبر X سال ۲۰۰۱ کی گئی۔

(۲) تبدیل بذریعہ خیبر پختونخوا آرڈیننس نمبر X سال ۲۰۰۱ کی گئی۔

(۳) تبدیل بذریعہ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV سال ۲۰۱۱ کی گئی۔

تشریح:1

جب کسی زمین کے مالکان ایک سے زیادہ ہوں یا وہ کسی فرم یا ایسوسی ایشن کے ارکان ہو یا نہ ہوں تو ان میں ہر ایک شخص اس زمین میں اپنے حصے کے حد تک مالک تصور ہوگا۔

تشریح:2

ہر نابالغ جس کے جائیداد کی انتظام وانصرام نابالغوں کی عدالت کرتا ہو وہ اس جائیداد کا مالک تصور ہوگا۔

تشریح3

ایک جائنٹ سٹاک کمپنی کا حصہ دار یا کسی کواپریٹو فارمنگ سوسائٹی کا رکن اس کمپنی یا سوسائٹی کے ملکیتی ومقبوضہ زمین میں اپنے حصے یا منافع کے نسبت سے مالک تصور ہوگا۔

(ل) وضع شدہ سے مراد جو کہ قواعد کے ذریعے وضع کیے جائے۔

(م) قواعد سے مراد وہ قواعد جو کہ اس آرڈیننس کے تحت بنائے جائے

باب نمبر ii اراضی ٹیکس

3. **بار زمین:۔** اس آرڈینس کے دوسرے شقوں کے مدنظر رکھتے ہوئے ایک مالک کی (۱) قابل کاشت) اراضی کی نسبت ایک اراضی ٹیکس کا بار لاگو ہوگا اور اسکی ادائیگی اس نسبت سے کریگا جو کہ اس آرڈینس کے پہلے شیڈول میں وضع کی گئی ہے۔

4. **اراضی ٹیکس کی ادائیگی کا ذمہ داری:۔** ایک مالک (۱) قابل کاشت) اراضی پر اراضی ٹیکس اس طریقہ سے ادا کریگا جو کہ وضع کی گئی ہے۔

5. **اراضی ٹیکس کی تشخیص اور حصول:۔** اراضی ٹیکس تشخیص اور حصول کلکٹر مرتب شدہ طریقہ پر کریگا۔

باب نمبر iii زرعی آمدن ٹیکس

6. **زرعی آمدن ٹیکس کا بار** (i) اس آرڈینس کے شق ہائے کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ ایک مالک اراضی اپنی سالانہ زرعی آمدن کے نسبت ہر تشخیصی سال جو کہ جولائی -/2001 کے پہلے یوم سے شروع ہوگا، زرعی آمدن ٹیکس کا بار، نفاذ، تشخیص اور ادائیگی اسی شرح سے ادا کریگا جو کہ اس آرڈینس کے دوسرے شیڈول میں دی گئی ہے۔

بشرطیکہ کہ اگر اس ذیلی شق کے تحت تشخیص شدہ ٹیکس پہلے شیڈول کے تحت وضع شدہ ٹیکس سے کم ہو تو پھر مالک پہلے شیڈول کے مطابق ٹیکس ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

(۱) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا آرڈیننس نمبر X سال ۲۰۰۱ کی گئی۔

(۲) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا آرڈیننس نمبر X سال ۲۰۰۱ کی گئی۔

2. حکومت سرکاری گزٹ میں ایک اعلان کرذریعے ایک مالک اراضی کوجس کی قابل کاشت زمین ایک خاص سطح سے زیادہ ہوکو ہدایت کرسکتی ہے کہ وہ سالانہ زرعی آمدن کی زرعی آمد کا گوشوارہ جمع کریں۔

7. زرعی آمدن ٹیکس کی ادائیگی کی زمہ داری:(۱) [(1)] زرعی آمدن ٹیکس ایک مالک اراضی اسی طریقہ پر ادا کریں گا جو کہ وضح شدہ ہے۔

(۲)[(2) اگر ایک کاشت شدہ زمین کا مزارعہ جو تقسیم پیداوار کی بنیاد پر ہواور جہاں پر مالک زمین اور مزارعہ کے درمیان تنازعہ ہو یہ یہ اطلاع دی جائے کہ ایک مزارعہ مالک زمین کو حصہ نہیں دیتا تو اس صورت میں زرعی آمدن ٹیکس/زمین ٹیکس اس آرڈینس کے تحت اس مزارعہ سے حصول کیا جائے گا۔]

8. زرعی آمدن ٹیکس کی تشخیص اور حصول:۔اس آرڈینس کے شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے۔زرعی آمدن ٹیکس کی تشخیص وحصول کلکٹر وضح شدہ طریقہ کار کے مطابق کریں گا۔

باب IV متفرق

9. قابل کاشت زمین کو چھپانے/ظاہر نہ کرنے کی سزا وغیرہ

جب کبھی اس آرڈینس کے تحت کاروائی کے دوران،ایک کلکٹر یا اپیلٹ یا نگرانی کرنے والے اتھارٹی کو یہ یقین ہوجائے کہ کسی مالک اراضی نے یا تو اسی کاروائی میں یا کسی پچھلی کاروائی جو کہ کسی سالانہ زرعی آمدن ٹیکس کے متعلق ہوکے دوران کاشت شدہ زمین کی تفصیل چھپائی ہو یا غلط اعداد وشمار/یا تفصیلات فراہم کی ہو اس (۳) قابل کاشت) زمین کے متعلق تو وہ یا یہ اس ٹیکس کے رقم کے برابر جرمانہ عائد کرے گا جو اس نے اپنی (۴) قابل کاشت) زمین کے مد میں چھپائی ہو یا جیسا کہ اوپر آیا ہے جس نے اپنی قابل کاشت زمین کے بارے میں غلط تفصیل فراہم کی ہو۔

10 **زرعی آمدن چھپانے کی سزا وغیرہ**

جب بھی (۵) اس) آرڈینس کے تحت کاروائی کے دوران ،کلکٹر ،اپیلٹ نگرانی کرنے والے اتھارٹی کو یہ یقین ہو جائے کہ کسی شخص نے اس کاروائی کے دوران یا کسی پچھلی کاروائی جو کہ سالانہ زرعی آمدن کی تشخص کے متعلق ہو اپنی زرعی آمدن چھپائی ہو یا اس آمدن کے بارے میں غلط معلومات فراہم کی ہو تو وہ یا یہ ایسے شخص پر اسی ٹیکس رقم کے برابر جرمانہ نافظ کریں گا جو کہ اس شخص نے چھپانے کی کوشش کی ہو یا اس زرعی آمدن (۶) کے) بارے میں جیسا کہ اوپر آیا ہے غلط معلومات فراہم کی ہوں۔

(۱) دوبارہ نمبر دیا گیا بذریعہ خیبر پختونخوا آرڈینس نمبر X سال ۲۰۰۱۔
(۲) اضافہ بذریعہ خیبر پختونخوا آرڈینس نمبر X سال ۲۰۰۱۔
(۳) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا آرڈینس نمبر X سال ۲۰۰۱ کی گئی۔
(۴) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا آرڈینس نمبر X سال ۲۰۰۱ کی گئی۔
(۵) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا آرڈینس نمبر X سال ۲۰۰۱ کی گئی۔
(۶) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا آرڈینس نمبر X سال ۲۰۰۱ کی گئی۔

11. سزا کا اطلاق:

کلکٹر اپیلٹ یا نگرانی کرنے والی اتھارٹی کی شخص پر سزا کا اطلاق اس وقت تک میں کریں گا۔ جب تک اسکو سننے کا معقول موقع فراہم نہ کیا جائے۔

12. واپسی: ٹیکس کی واپسی جہاں پر واجب الا دا ہو وضع شدہ قوائد کے مطابق ہو گا۔

13. استثناء: حکومت اگر چاہے تو کسی بھی زمین یا لوگوں کے طبقہ کو ٹیکس کی ادائیگی میں مکمل یا جزوی چھوٹ/ استثناء اسی طریقہ اور حد تک دے سکتی ہے جو کہ ضوابط میں وضع شدہ ہے۔

14. حساب کتاب قائم رکھنا: ٹیکس کے طلب اور وصولگی کے بارے میں حساب کتاب کلکٹر اس طریقہ پر قائم رکھے گا جو کہ وضع شدہ ہے۔

15. (۱)مغربی پاکستان) ایکٹ xvii سال 1967 کا اطلاق

اس آرڈیننس کے دوسرے قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے (۲)مغربی پاکستان)لینڈ ریونیو ایکٹ 1967 (xvii, 1967) کے سیکشن 13 اور کے قواعد اس آرڈیننس کے تحت زمین ٹیکس اور زرعی آمدن ٹیکس کے معاملات کو لاگو ہوگے۔

16. اپیل، نظر ثانی، یا نگرانی: اس آرڈیننس کے تحت، اپیل نظر ثانی اور نگرانی کے مقاصد کیلئے ایک حکم جو کہ زمین ٹیکس اور زرعی آمدن ٹیکس کے بابت ہو کو مغربی پاکستان لینڈ ریونیو (ایکٹ 1967، (xviii, 1967) کے سیکشن، 161، 162، 163 اور 164 کے تحت ریونیو آفیسر کے حکم کے معنی میں لیا جائے گا۔

17. اختیار سماعت کا استثناء:۔ کسی عدالت دیوانی کو زرعی آمدن ٹیکس کے تشخیص، حصول و وصولی کی بابت کسی بھی معاملہ کا اختیار و سماعت حاصل نہ ہے۔ اور کوئی بھی حکم یا کاروائی جو کہ اس آرڈیننس کے تحت عمل میں لائی جا چکی ہو کو کسی بھی دیوانی عدالت میں کوئی سوال نہیں کیا جا سکتا۔

18. قواعد: حکومت اس آرڈیننس کے مقاصد کے حصول کیلئے قواعد وضع کریں گی۔

19. تنسیخ: (۳)خیبر پختونخواہ) مالیاتی ایکٹ 1999 کی سیکشن 5 (۴)خیبر پختونخواہ) ایکٹ نمبر مجریہ 1999 کو منسوخ کیا جاتا ہے۔

---

(۱) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا آرڈیننس نمبر X سال ۲۰۰۱ کی گئی۔
(۲) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا آرڈیننس نمبر X سال ۲۰۰۱ کی گئی۔
(۳) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV سال ۲۰۱۱ کی گئی۔
(۴) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV سال ۲۰۱۱ کی گئی۔

((۲)پہلا شیڈول) سکیشن 3

شرح زرعی انکم ٹیکس

نمبر شمار	زمین کا رقبہ/قسم	شرح فی ایکڑ
1	باغات کونکال کر تمام قابل کاشت اراضی کا پیا نہ جس کو کاشتکاری زمین کہا جائے گا اور جو کہ اس صورت میں کہ ایک قابل کاشت ایکڑ برابر ہے ۲ غیر کاشت شدہ ایکڑ کے۔ (i) پانچ ایکڑ سے زیادہ نہ ہو۔ (ii) پانچ ایکڑ سے زیادہ ہو لیکن ساڑے بارہ ایکڑ سے زیادہ نہ ہو۔ (iii) ساڑے بارہ ایکڑ سے زیادہ۔	مستثنی 225 روپے 340 روپے
2	باغ	900 روپے

(۱) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر XXV سال ۲۰۱۲ کی گئی۔

دوسرا شیڈول سیکشن 6

شرح زرعی انکم ٹیکس

ہرایک مالک سے زرعی اور ٹیکس زرعی امدن سے وصول کیا جائیگا۔

1	جہاں آمدن ۴لاکھ سے زیادہ نہ ہو	کوئی ٹیکس نہیں
2	کل قابل ٹیکس ۴لاکھ سے زیادہ ہواور ساڑے پانچ لاکھ سے کم ہو	۴لاکھ سے زائد پر ۵فیصد
3	جہاں پر کل آمدن ساڑے پانچ لاکھ سے زیادہ ہو لیکن ساڑے سات لاکھ سے کم ہو	ساڑے پانچ لاکھ سے تجاوز پر ۷۵۰۰روپے+۷.۵فیصد
4	جہاں تمام قابل ٹیکس کمائی ۵۰۰۰۰ سے زیادہ ہو لیکن ۹۵۰۰۰۰ سے زیادہ نہ ہو	۷۵۰۰۰۰ سے زیادہ پر ۲۲۵۰۰روپے +۱۰فیصد
5	جہاں تمام قابل ٹیکس آمدن ۹۵۰۰۰۰ سے زیادہ ہو لیکن ۱۱۰۰۰۰۰ سے زیادہ نہ ہو	۹۵۰۰۰۰ سے زائد پر ۴۲۵۰۰روپے+ ۱۵فیصد
6	جہاں تمام قابل ٹیکس آمدن ۱۱۰۰۰۰۰ سے زیادہ ہو	۱۱۰۰۰۰۰ سے زائد پر ۵٦۰۰۰روپے+ ۷.۵افیصد

پشاور

مورخہ ۲۲جولائی ۲۰۰۰

لفٹننٹ جنرل (ریٹائرڈ) محمد شفیق خان

گورنر (۱)خیبر پختونخوا)

---

(۱) تبدیلی بذریعہ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر ۱۷ سال ۲۰۱۱ کی گئی۔